پاکستانی سیاست میں اسلامی سیکٹر کے آگے بڑھنے کے آپشنز

تحریر: حامد کمال الدین

میری نظر میں، اسلامی سیکٹر کے پاس بطورِ پارٹی سیاست میں آنے کے لیے اس وقت دو آپشن ہیں۔ ایک: "مذہبی" پارٹی یا پارٹیوں کے اتحاد کے طور پر سامنے آنا۔ دوسرا: ایک "مین اسٹریم" پارٹی" کے طور پر سامنے آنا۔ جبکہ تیسرا آپشن اس وقتی صورتحال میں، کہ جب یہ دونوں آسامیاں (میری نظر میں) خالی ہیں، ایسی سیاسی صلاحیتیں رکھنے والے "افراد" کے لیے ہیں جو معاشرے کے مین سٹریم کو ساتھ چلانے سے مطابقت رکھتے ہوں۔ (یعنی تیسرا آپشن بطور فرد ہے نہ کہ بطور پارٹی)۔ ذیل میں اس کی کچھ وضاحت کی جاتی ہے:

*****

مذہبی پارٹی کے طور پر سامنے آنے کے لیے درکار ڈائنامکس:

مذہبی گیٹ اپ کے ساتھ سیاست میں آنے کی صورت میں یہاں آپ کے لگانے کا نعرہ "اسلام" ہی ہے اور "اسلام" کے سوا کچھ نہیں۔ یعنی "اسلام" کے نام پر ہی آپ یہاں مذہب کے متوالوں میں ایک (مثبت معنیٰ کی) جنونیت پیدا کریں؛ "اسلام" کی بنیاد پر ہی سٹیٹس-کو پارٹیوں کے ساتھ آپ ایک "رزمیہ" کھڑا کریں (جو کہ آپ نے کھڑا نہیں کیا۔ الٹا آپ میں سے کئی ایک، سٹیٹس۔کو پارٹیوں کے ساتھ بیٹھے رہے، ممتاز قادریؒ کو پھانسی اور 'لبرل بھگوان' کی مسلسل بلائیں لی جانے کے علی الرغم، جمہوریت ایسے 'اعلیٰ تر' مقصد کے لیے اپنے ان سب اسلامی مفادات کی قربانیاں دیتے ہوئے۔ حقیقت میں، ایک "اسلامی صدا" کے طور پر یہ اِس ملک میں آپ کی موت تھی، اگرچہ ایک مذہبی انجمن کے طور پر آپ کچھ پھل پھول لیے ہوں، یا آئندہ بھی سیاست کے کچھ 'رخنے' پر کرتے دیکھے جائیں)۔

معلوم ہونا چاہیے، پاکستانی سیاست میں یہ آسامی اِس وقت مکمل طور پر خالی ہے ("اسلام" کا

نعرہ لگا کر سیاست میں آنے کی آسامی)، خواہ اسے کوئی پُر کر لے، شرط صرف یہ ہے کہ اس کے لیے چہرہ جاندار ہو اور مذہبی جنونیت کے ساتھ ذرا ایک درجہ مطابقت رکھتا ہو۔ اور قابل ترجیح یہ کہ کسی ایک مسلک کی پوری سٹرینتھ لے کر آسکتا ہو (ایک سے زیادہ مسلک کے جنونی مل کر آجائیں تو سونے پر سہاگہ۔ ورنہ ایک بھی کافی ہے۔ اصل چیز ہے مذہبی دیوانگی اور یکسوئی کے تار چھیڑ سکنے کی صلاحیت۔ یقین کیجیے، مذہب کے متوالوں کو آپ میں اگر یہ چیز نظر آگئی تو وہ 'دوسرے مسلک' کا ہونے کے باوجود آپ کے مسلکی تعصب تک سے صرفِ نظر کر لینے پر تیار ہوں گے۔ اس قدر پیاس ہے اِس جنسِ گراں مایہ کے طلبگاروں کے اندر)۔ 'جمہوریت' اور 'کرپشن' وغیرہ کے لیے پریشان نظر آنے والے چہرے البتہ اِس آسامی کے لیے مِس فٹ رہیں گے۔ کیونکہ مذہب کے متوالوں میں یہ ایشوز (جمہوریت، کرپشن وغیرہ) اس درجہ پزیرائی نہیں پاسکتے کہ وہ ان چیزوں کے لیے جذبات میں آجائیں۔ اور جن طبقوں میں یہ نعرے (جمہوریت، کرپشن وغیرہ) پزیرائی پاسکتے ہیں وہ آپ کے مذہبی حلیے کو ووٹ دینے والے نہیں۔ لہٰذا ان

 www.eeqaz.org

ایشوز پر خاص آپ (مذہبی لوگوں) کا چیخنا چلانا سیاسی طور پر فضول ہے۔ یہاں (''اسلام'' کا ایک دیوانہ وار نعرہ لگانے کے حوالے سے) وہ چہرہ فٹ رہے گا جو صرف مذہبی ایشوز کے لیے درد ظاہر کرتا رہا ہو۔ (مذہبی شخصیات کے ہاں لوگ اس کے سوا کسی چیز کے متلاشی نہیں؛ یہ ایک واقعہ ہے۔ خادم رضوی صاحب کی مثال بھی اس معاملہ میں خاصی رَیلے ونٹ relevant ہے)۔ غرض ایک ٹھیٹ غیر مفاہمتی مذہبی نعرے کے ساتھ، سیاست میں کسی قدر کامیابی حاصل کر لینے کا امکان موجود تو ہے، اگر آپ میں اس کی ہمت ہو۔ اس (مذہبی رزمیہ) کے طلبگار، معاشرے میں مفقود بہرحال نہیں ہیں۔ مذہبی حلیے کے ساتھ سیاست میں جو نعرہ آپ کو سب سے بڑھ کر سوٹ کرتا ہے وہ 'مذہب' ہی ہے (مذہب کے نام پر دیوانہ ہو سکنے والے عوامی طبقوں کو فی الحال مذہب کے ساتھ کسی اور چیز کا ٹانکا پسند نہیں ہے، خواہ یہ حقیقتِ واقعہ آپ کو اچھی لگے یا بری)۔

خلاصہ یہ کہ ایک خالص مذہبی نعرے کو بھی کچھ کامیابی یہاں مل ضرور سکتی ہے۔ بالکل خالی

رہنے والی بات یہ نہیں ہے۔ خالی وہ رہیں گے جو کسی ایک بھی نعرے کی قیمت دینے پر آمادہ نہیں یا جو کئی نعروں کی بیک وقت قیمت دینے چل دیں گے۔ ایسے لوگ، اللہ اعلم، نری مشقت کے لیے ہیں۔ خصوصاً اگر وہ موقع پرست بھی نہیں ہیں، پھر تو سیاست میں ان کا کوئی بھی کام نہیں ہے۔ (نری خدمتِ خلق وہ سیاست سے باہر رہ کر بھی کر سکتے ہیں؛ یہاں سیاست میں کسی کسی کو بیگار دینا کیا ضروری ہے)۔ یہ یاد رہے، ہر نعرہ ایک لانگ ٹرم انوسٹمنٹ ہوتی ہے، یعنی ایک عرصہ اس کی ایک قیمت دی جاتی ہے اور ذرا محنت اور صبر کے بعد اس کی فصل آنے لگتی ہے۔

یہ رہا ایک رُوٹ، اگر آپ کو مذہبی فیس religious face کے ساتھ میدان میں اترنا ہے۔

مین اسٹریم پارٹی کے طور پر سامنے آنے کے لیے درکار ڈائنامکس:

ہاں اگر آپ 'مذہبی ایشوز' کی بجائے 'پاپولر' نعروں کا روٹ اختیار کرنا چاہتے ہیں، مانند قومی

ترقی، انصاف، کرپشن کا خاتمہ، گڈ گورننس، مہنگائی کا خاتمہ، بجلی گیس وغیرہ کے بحران پر قابو، عورتوں کے حقوق یا مسائل وغیرہ، اور جو کہ ایک مین سٹریم پارٹی بننے کے لیے بوجوہ درکار ہے (ہم خود مانتے ہیں؛ اور یہ میدان دین بیزار پارٹیوں کے لیے چھوڑنے کا ہرگز نہیں ہے)... تو اس صورت میں بہتر یہ ہو گا کہ آپ مذہبی پیکنگ کے بغیر سیاست میں آیئے۔ (یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں، محض زمینی حقائق کے حوالے سے بات ہو رہی ہے)۔ اسی لیے، اپنی ایک گزشتہ تحریر ("آپ فی الوقت ان دونوں پارٹیوں کے سوتیلے ہیں") میں ہم یہ کہہ چکے کہ پاکستانی سیاست میں اردگان ٹائپ ایک ڈویلپمنٹ درکار ہے جو اپنا جذبہ aspiration, motivation تو مذہب سے لے رہی ہو لیکن اپنے ساتھ لوگوں کو چلاسکنے کے حوالے سے وہ معاشرے کے ہر ہر طبقے کی پارٹی ہو۔ یعنی صرف مذہبی لوگوں کو ساتھ چلاسکنے والی نہیں بلکہ صحیح معنیٰ کی ایک مین سٹریم پارٹی (جس میں ڈاڑھی نہ رکھنے والے اور نقاب نہ کرنے والیاں اُتنی نسبت سے ہوں جتنی نسبت سے وہ آپ کے اس معاشرے میں بالفعل پائے جاتے ہیں۔ اسے

میں کہوں گا ''مین سٹریم کی ایک سیاسی پارٹی جو صرف ایسپی ریشن aspiration اسلام سے لیتی ہو مگر اپنے ساتھ چلاتی سب کو ہو اور ہر طرح کے مرد عورتیں معاشرے میں اس کا پرچم اٹھائے کھڑے ہوں''، جو کہ ہمارا اسلامی سیکٹر ابھی تک پاکستان کو نہیں دے سکا)۔ خاصے یقین سے کہا جاسکتا ہے، ایسی ایک پارٹی ان شاء اللہ یہاں سب کو کھا جائے گی۔

(یہاں اختصار سے بات کی گئی ہے۔ ایک ''مین سٹریم'' پارٹی کے کچھ تفصیلی خدوخال آئندہ کسی تحریر میں واضح کرنے کی کوشش کی جائے گی)۔

*****

پس اسلامی سیکٹر کے ''پارٹی'' کے طور پر سامنے آنے کے لیے تو یہ دو ہی موڈ mode ہو سکتے ہیں جو اوپر بیان ہوئے۔ پاکستان ایسے ملک میں یہ دونوں بیک وقت بھی ہو سکتے ہیں، بلکہ ہونے چاہئیں، (الگ الگ طور پر) جہاں یہ دونوں اپنی اپنی سمت سے اسلام کو اس ملک میں اچھا راستہ بنا کر دیتے چلے جائیں۔

تیسرا آپشن: ''افراد'' کے لیے:

ہاں البتہ جب تک ان دونوں سمتوں پر ملک میں پیش رفت نہیں ہوتی، اور جو کہ فی الحال نہیں ہو رہی، تو اس وقتی مرحلے transitional period کے لیے (اور واضح رہے، صرف اس وقتی مرحلے ہی کے لیے) میں تجویز دوں گا کہ:

عامۃ الناس (مین سٹریم) کے لیے پُرکشش charismatic ہو سکنے والے ہمارے کچھ باصلاحیت نفوس کے پاس یہ ایک آپشن رہ جاتا ہے کہ وہ یہاں کی مین-سٹریم پارٹیوں میں ممکنہ حد تک اوپر پہنچنے کی کوشش کریں، اگرچہ وہ کچھ غیر مذہبی پارٹیاں کیوں نہ ہوں، مانند پی-ایم-ایل-این اور پی-ٹی-آئی وغیرہ۔ (اس کی کچھ تفصیل آپ ہمارے مضمون ''فی الوقت آب ان دونوں پارٹیوں کے سوتیلے ہیں'' میں دیکھ سکتے ہیں)۔ جب تک آپ یہاں خود مین-سٹریم نہیں بن سکتے اُس وقت تک اِن مین-سٹریم پارٹیوں کو لبرل ایجنڈا برداروں کے حاوی ہونے

کے لیے چھوڑ رکھنا میری نظر میں ہلاکت ہے۔ ان (غیر مذہبی) پارٹیوں کو شجرِ ممنوعہ جانتے ہوئے خاص مذہبی سیاست کے اندر محصور رہنا اندریں حالات درست نہ ہو گا (خصوصاً جبکہ مذہبی سیاست فی الوقت ایک بند گلی ہو اور اس کا منتہائے سعی چند سیٹیں۔ حقیقت یہی ہے، خواہ اسے آپ الفاظ میں لائیں یا چھپائیں)۔ واضح رہے ہم نے کہا دین پسندوں کا مذہبی سیاست کے اندر "محصور" رہنا ایک نادرست بات ہو گی۔ یہ نہیں کہا کہ مذہبی سیاست "کرنا" غلط ہے۔ جن علاقوں میں کوئی روایتی مذہبی جماعت کسی اچھی پوزیشن میں ہے وہاں اس کے پلیٹ فارم سے ہی سیاست میں سرگرم ہونا اس آپشن کا حصہ جانیے۔